58

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

جلد ۲ نمبر ۱۶

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ اگست ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

زکوٰۃ کی اہمیت	۳-۶	مولانا ارجمند خان صاحب مولوی فاضل
مسیح موعود کے آنے کی ضرورت	۷-۱۱	محترمہ عظمت خانون صاحبہ قادیان
اسلام کا خدا کامل خدا ہے	۱۲-۱۳	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڈھ
رپورٹ لجنہ اماء اللہ دھلی ...	۱۳-۱۴	سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دھلی
شذرات	۱۴-۱۶	
وصیتیں	۱۶-۱۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہرا

مُبارک ہو تجھے ابنِ امامِ قادیاں سہرا
کہ حُوریں گوندھ کر لائیں ترا اَے جانِ جاں سہرا

خُدا نے عرش پر تحمید کی جس پاک ہستی کی
اُسی کے نُور سے پُر نور تیرا جاوِداں سہرا

مُبارک مصلحِ موعُود کے فرزندِ اکبر ہو
ترے سر پر رہے تاباں درخشاں دُرفشاں سہرا

زمیں پر شادیانے ہیں زبانوں پر ترانے ہیں
فرشتوں کی زبانی گا رہا ہے آسماں سہرا

الٰہی ناصرِ احمدؐ کو منصُورِ جہاں رکھیو
اور اس کے رُوئے انور پر سعادت توأماں سہرا

نجاتِ خلق وابستہ ہے اب ابناءِ فارس سے
انہی کے سر رہے گا نازشِ صاحبقراں سہرا

مُبارک آلِ احمدؐ کو۔ مُبارک ہو جماعت کو
مُبارک ناصر و منصُور و محمُودِ زماں سہرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح
قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء

اسلام میں مسئلہ زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ مسئلہ زکوٰۃ کی اہمیت کماحقہٗ محسوس نہیں کیجاتی اور اس وجہ سے اس کی ادائیگی کا بھی پوری طرح خیال نہیں رکھا جاتا۔ حالانکہ زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک بڑا رکن ہے۔ اور جس طرح دیگر ارکان میں سے کسی ایک کا تارک مجرم و گنہگار ہے۔ اسی طرح ایسا شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ مگر وہ ادا نہیں کرتا۔ خدا کے نزدیک سخت مجرم اور گنہگار ہے:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

بنی الاسلام علیٰ خمسٍ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وانّ محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (بخاری کتاب الایمان) یعنی اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار۔ دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم بیت اللہ کا حج۔ پنجم ماہ رمضان کے روزے:۔

اسلام جہاں حقوق اللہ یعنی خدائے تعالیٰ کی عبادت کو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری قرار دیتا ہے وہاں حقوق العباد یعنی بنی نوع انسان کے جو حقوق ہمارے ذمہ عاید ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی پر بھی زور دیتا ہے۔ اور زکوٰۃ حقوق اللہ میں شامل ہونیکے علاوہ حقوق العباد کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ پس اسکی اہمیت کو نظر انداز کرنا عند اللہ بہت بڑا جرم ہے:۔

زکوٰۃ سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے

زکوٰۃ کے معنے بڑھنے اور پاکیزگی کے ہیں۔ اور زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ اس سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ ما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورۃ روم ع ۴) یعنی جو زکوٰۃ بھی تم اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے دو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔ انّ اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الّا لیطیب ما بقی من اموالکم (مشکوٰۃ) یعنی اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے ان مالوں کو جن سے تم زکوٰۃ ادا کرتے ہو پاکیزہ کرے:۔

زکوٰۃ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

زکوٰۃ کا ایک اور بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (سورۃ توبہ ع ۱۳) یعنی اے رسول تو مومنوں سے ان کے اموال کی زکوٰۃ لیکر اس سے ان کے نفوس کی تطہیر اور تزکیہ کر۔ دراصل جب ایک انسان دیگر بنی نوع انسان کے لئے جذبہ ہمدردی کے ماتحت اپنے عزیز مال کا ایک حصہ دیتا ہے۔ تو اس سے اسے پاکیزہ اور حلال و طیب مال کے حصول کیطرف توجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور اس کے علاوہ انسان بخل جیسی ناپاکی سے بھی محفوظ ہوتا ہے۔ پس زکوٰۃ جہاں مال کی ترقی اور اسکے پاک کرنے کا موجب ہے۔ وہاں زکوٰۃ دینے والے کے نفس کی پاکیزگی کا باعث بھی ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے میں دنیوی و اُخروی تباہی ہے

جس با نصاب مال سے زکوٰۃ نہ ادا کیجائے اس میں خیر و برکت نہیں رہتی۔ بلکہ وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور صاحب مال کے لئے دنیا و آخرت میں عذاب کا موجب بنجاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ویکتمون ما اٰتٰھم اللہ من فضلہ و اعتدنا للکٰفرین عذابا الیما (سورۃ نساء ع ۶)

یعنی اللہ تعالیٰ تکبر کرنیوالے اور اترانے والے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مال دیا ہوتا ہے اسے دوسرے لوگوں سے چھپا چھپا کر رکھتے ہیں (ایسے لوگ درحقیقت کافر نعمت ہوتے ہیں) اور ایسے کافروں کے لئے ہمنے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ اور سورۃ آل عمران رکوع ۱۸ میں فرمایا۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے دینے میں جو محض فضل کے طور پر انہیں دیا گیا ہے۔ بخل کرتے ہیں وہ اپنے حق میں اس کو بہتری کا موجب نہ سمجھ لیں۔ وہ ان کے لئے بہتری کا نہیں بلکہ شر کا موجب ہے۔

جس مال کے دینے میں انہوں نے بخل کیا ہوگا۔ اسے طوق کی صورت میں قیامت کے روز ان کی گردنوں میں ڈالا جاویگا۔ اس آیت میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ جو لوگ بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتری کا موجب ہوگا۔ وہ اس خیال میں سخت غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کا مال دنیا میں بھی اور ان کے لئے شر یعنی دکھ اور مصیبت کا موجب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب کا باعث ہوگا۔

پھر سورۃ توبہ رکوع ۵ میں فرمایا ہے:۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

60

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک نہ زون۔ یعنی جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں بتادو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یاد کرو اس دن کو جب اس مال کو گرم کرکے اس سے ان کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیا جائیگا۔ اور انہیں کہا جائیگا کہ یہی وہ مال ہے جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ اب اس کا مزہ چکھو۔

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

ماخالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ)

یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا رہے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کردیگا۔ پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے ان کے مال کم ہو جائیں گے۔ یا یہ کہ ادا نہ کرنے سے ان کے مال بڑھ جائیں گے۔ انہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ محض ان کے نفس کا دھوکہ اور شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلاً واللہ واسع علیم (بقرہ ع ۳۷) یعنی فقر کے خوف سے زکوٰۃ دینے سے رکنا شیطانی خیال ہے۔ اور انتہائی بخل ہے۔ اور زکوٰۃ دینا اللہ کی مغفرت اور فضل کا موجب ہے اس آیت کریم میں زکوٰۃ نہ دینے کا نام فحشاء (یعنی بڑا گناہ) رکھا گیا ہے۔

زکوٰۃ تمدنی مشکلات کا حل ہے

بعض لوگ زکوٰۃ کو چٹی خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ہماری تمدنی مشکلات کا بہترین حل ہے۔ جو خود خدا تعالیٰ نے ہماری بہتری کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ زکوٰۃ سوسائٹی کے اس طبقے کی طرف سے جنہیں خدا تعالیٰ نے امیر اور صاحب ثروت بنایا ہے۔ اپنے بھائیوں کی جو غریب اور محتاج ہیں امداد ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ توخذ من اغنیاء ھم و ترد علی فقرائھم (ترمذی ابواب الزکوٰۃ) یعنی زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے۔

ص ۳۵

پس یہ کسقدر ناشکری کا مقام ہوگا۔ اگر ہم اس طریق سے اپنے بیکس اور محتاج بھائیوں کی امداد نہ کریں۔

زکوٰۃ کی تاکید از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "زکوٰۃ کیا ہے"؟:۔

یوخذ من الامراء و یرد الی الفقراء۔ امراء سے لیکر فقراء کو دیجاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اسی طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضاء تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے" (مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد دوم)

زکوٰۃ امام وقت کے حکم سے تقسیم ہونی چاہیئے

بعض احباب اپنے طور پر زکوٰۃ کا روپیہ غرباء میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریق درست نہیں۔ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور حضورؑ نے اپنے مبارک

ہاتھوں سے زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک قومی بیت المال قایم کیا ہوا ہے۔ پس کسی احمدی کا یہ حق نہیں کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں حسب ذیل ارشاد ہے:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے" (کشتی نوح ص۷۲)

زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

حدیث میں آیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من استفاد مالاً فلا زکوٰۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول۔ یعنی جو شخص مال کمائے اس پر ایک سال سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی ؛

سونے چاندی کے زیورات اور نقدی کی صورت میں روپیہ پر تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جب مالک کے قبضہ میں آئے۔ ان پر ایک سال گزر جائے۔ اور اس کے بعد جبتک بقدر نصاب باقی رہیں۔ ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ؛

زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

زکوٰۃ کا نصاب نقدی کی صورت میں رائج الوقت سکہ کے ۵۰ روپے جس شخص کے پاس ایک سال تک ۵۰ روپے رہیں اسپر چالیسواں حصہ یعنی سوا روپیہ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اس حساب سے اڑھائی روپیہ فی سیکڑہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ اور زیورات کی قیمت رائج نرخ کے مطابق لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا چاہیئے +

زکوٰۃ زیورات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

(۱) جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ؛

(۲) اور جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا جاوے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے ؛

(۳) جو زیور پہنا جاوے۔ اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے۔ بعض کا اسکی نسبت یہ فتویٰ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ نہیں ؛

(۴) اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس پر زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجود زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں ؛

(۵) اور جو زیور کسی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص۲۶۸)

دوسری اشیاء مثلاً غلہ۔ چوپاؤں اور مالی تجارت پر زکوٰۃ کا نصاب اور دیگر مسائل زکوٰۃ معلوم کرنے کیلئے رسالہ "مسائل زکوٰۃ" دفتر ناظر بیت المال (شعبہ زکوٰۃ) سے: منگا سکتے ہیں +

(از نائب ناظر بیت المال شعبہ زکوٰۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں مسیح موعودؑ کے آنے کی ضرورت

جیساکہ روز ازل سے ہوتا چلا آیا ہے کہ قومیں اپنی بداعمالیوں اور بدکاریوں کی بدولت تباہی کے بھنور میں آ پھنستی ہیں۔ تو وہیں خدا تعالیٰ انہیں سنبھالنے کیلئے ان میں سے ہی کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے۔ جس کی ہدایت سے ڈوبتے ہوئے لوگوں کو سہارا ملتا ہے۔ اور گرتے ہوئے سنبھل جاتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی وہی وقت آگیا کہ دنیا کی حالت ابتر ہوگئی۔ اور وہی زمانہ آگیا جسکی اولیاء کرام خبریں دیتے چلے آئے ہیں۔ دنیا کی حالت نہایت نازک ہوگئی تھی۔ دنیا پر تاریکی اور ظلمت کی گھنگھور گھٹائیں چھاگئی تھیں۔ وقت کا تقاضا تھا۔ کہ کوئی مصلح دنیا میں آئے۔ اور وہ قومیں جو صدیوں سے بستر مرگ پر پڑی جان توڑ رہی تھیں۔ اور بعض تو بالکل مرچکی تھیں۔ ان کے لئے ضرورت تھی کہ ان میں مسیح آئے اور رُوح پھونکے تا ان میں پھر دوبارہ جان آجائے۔ ہاں ان میں ضرورت تھی کہ روحانی ڈاکٹر آئے جس کے علاج سے مریضوں کو شفا ہو۔ اور توانائی پیدا ہو تا پھر وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔ ہاں وہ خدا جس نے مدتوں سے اپنا پیارا چہرہ چھپا رکھا تھا ضرورت تھی کہ ان میں سے ہی کوئی اس کا سچا عاشق کھڑا ہو اور اس غفلت کے پردے کو چاک کردے اور وہ ظلمتیں جو درمیان میں حائل ہیں ان کو کافور کردے تا پیارے محبوب کا چہرہ پھر اسی جمالی و کمالی رنگ میں صاف نظر آجائے۔ اور دنیا کے لئے اس تک پہنچنے کا راستہ صاف کردے۔ اور درمیان کی سب روکیں دور کردے؛

ہاں وہ خدا کا فرستادہ کھڑا ہؤا اور اس نے توحید کا ڈنکا بجایا اور بلند آواز سے پکار فرمایا:۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللہ یعنے دوڑو اللہ کی طرف۔ پھر فرمایا:۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہمنے

حق کے پیاسے تو دوڑے اور انہوں نے جلدی سے لبیک کہی اور روحانی پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔ بڑی مدت کے بعد ان کو پیاس بجھانے کا موقعہ ملا تھا۔ خوب سیر ہو کر پیا اور لذت اٹھائی۔ اور اس کا ذائقہ دوسروں کو بتایا مگر سنت قدیمہ کے مطابق مخالفت کا بازار گرم ہؤا۔ اور وہی جواب ملا جو اس سے پیشتر قوموں نے دیا۔ جیساکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ یعنی اس کی قوم کا جواب سوائے اسکے کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا ہم پر اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے پھر اس پر بس نہیں۔ عذاب آ بھی جائے تب بھی انکو کوئی احساس نہیں جیساکہ سورۃ طور میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ یَّرَوْا کِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْکُوْمٌ ۔ یعنی اگر یہ آسمان سے کوئی عذاب کا ٹکڑا گرتا ہؤا دیکھیں تو بھی کہیں گے یہ تہ بتہ بادل ہے یعنی عذاب کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی انکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس نہیں ہوتا چنانچہ اب ہم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی یہی دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے سامنے عذاب الٰہی دیکھا طاعون پھیلی قحط پڑا وبائیں آئیں زلزلے آئے اور ایسے زلزلے آئے جن کی نظیر اس سے پیشتر دنیا میں نہیں ملتی کہ دنیا چیخ اٹھی کہ یا الٰہی یہ کیا ہونیوالا ہے۔ مگر دنیا نے کہا کہ یہ کوئی بات نہیں۔ یہ تو معمولی بات ہے۔ زلزلے دنیا میں آتے ہی رہتے ہیں*

غرض مخالفین کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ یہ سلسلہ ناکامیاب رہے۔ جیساکہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو ساتھ اپنے مونہوں کے اور اللہ پھیلانیوالا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا ہی لگے کافروں کو یعنے لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ بجھادیں۔ لیکن اللہ اپنے نور کو پھیلائیگا۔ خواہ کافروں کو برا معلوم ہوتا رہے یہ صاف اس زمانے کے متعلق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لوگ مونہوں سے اسلام کو روکنا نہیں چاہتے تھے بلکہ تیغ و سنان سے اسوقت مسلمانوں کے مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی گئی تھی۔ لیکن مسیح موعودؑ کے وقت میں لوگوں نے منہ سے بجھانا چاہا۔ یعنی مسیح موعودؑ کے خلاف لیکچروں رسالوں اور ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ لیکن خدا نے ہر ایک پہلو سے منکرین کو نیچا دکھایا۔ اس زبردست ہستی کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ جب وہ حیّ و قیوم ہستی ساتھ ہو تو پھر کس کی مجال ہے۔ کہ اسکے قائم کردہ سلسلہ کا کوئی کچھ بگاڑ سکے جس کے بانی کے ساتھ اسکا یہ وعدہ ہو۔ کہ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ بتاؤ اس سے زیادہ کون نگہبانی کرسکتا ہے فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ۔ بس ان کے مقابلے میں ہمکو اللہ کافی ہے۔ ہاں جسکا حامی خدا ہو اس کو کس کی ضرورت اور کس کی پرواہ وہ خدا کا محبوب اور وہ بہادر سپاہی وہ پیغام رساں اسکے پیغام کو لیکر کھڑا ہوا اور دنیا کو چیلنج دیدیا کہ آؤ حق کے مقابلہ میں جیساکہ آپنے اپنے ایک شعر میں لکھا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

مگر جو دنیا کا قاعدہ ہے اور جو صادق کی پہچان ہے اور جو سچے کا معیار ہے اور جو سلوک اس سے پیشتر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ حق کی مخالفت کیلئے تمام قومیں یک زبان ہوگئیں۔ افسوس اگر دنیا کو تھوڑے سے تدبّر کی بھی ہمّت ہوتی تو گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کا مطالعہ کرتی اور وقت کو بھی پہچانتی۔ کاش تھوڑا سا ایمان دل میں ہوتا۔ اور کچھ عقل ہی پاس ہوتی اور آنکھ کی بینائی سلامت ہوتی تو پہلی قوموں کی مخالفت اور ان پر جو ابتلا آیا اس سے ہی کچھ عبرت حاصل کرتی۔ لیکن یہاں تو کچھ بھی نہ رہا سب کچھ ہی سلب ہوگیا۔ صرف علماء کی ہی رہنمائی سے اُن کے دل اتنے مطمئن ہیں کہ جنہیں اس سے آگے تلاش حق کی اب ضرورت نہیں اور نہ ان کے علماء کی اجازت ہے

کہ مذہبی معاملات میں چھان بین کی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم دین کے ستون موجود ہیں تو پھر عمارت کو کیا اندیشہ ہے۔ دین کے محافظ تم ہیں موجود تو ہیں پھر کیا فکر ہے۔ اے خدا کے بندو کچھ عقل سے بھی کام لو خدا نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ کیا تم کو یاد نہیں۔ کہ چودھویں صدی کے علماء کے متعلق بزرگان سلف کیا فرماتے چلے آئے ہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان یاد نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس امت پر ایک زمانہ آئیگا۔ کہ علماء اس امت کے یہود کے مشابہ ہو جائیں گے۔ اور دیانت اور تقوٰی ان سے جاتا رہیگا۔ جھوٹے فتوے اور مکاریاں اور منصوبے ان کا دین ہوگا۔ اور دنیاوی لالچوں میں گرفتار ہو جائیں گے۔ یہود کے ساتھ شدت سے مشابہت پیدا کرینگے ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان کثیراً من الاحبار و الرہبان لیأکلون اموال الناس بالباطل یعنی بہت سے درویش اور گدی نشینوں میں سے ہونگے جو لوگوں کا مال جھوٹ بول بول کر کھائیں گے۔ خدارا کچھ ہوش کرو۔ جنکی اپنی حالت ایسی ہے۔ تو وہ دوسروں کے لئے کب نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اور کب ایسوں سے اطمینان ہو سکتا ہے۔ جنکی تجارت سب جھوٹ پر چل رہی ہو۔ جو ایکدوسرے پر کفر کا فتوٰی لگا کر اپنی روٹیاں سیدھی کرتے ہوں۔ جن کو تھوڑا سا بھی حق بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی ہو۔ کیا وہ بھی دین کے محافظ ہوسکتے ہیں۔ جسدن انہوں نے تھوڑا حق بیان کیا بس اسی دن انکی کم بختی ہے۔ مثلاً اگر انہوں نے کسی موقع پر صرف یہ الفاظ بھی استعمال کر لئے کہ احمدی خدمت دین بہت کرتے ہیں یا ان کے اخلاق اچھے ہیں غرض انہوں نے سچ کو استعمال کیا اور ان کی پلاؤ.. کی رکابی ان سے گئی۔ اسلئے اگر ان کے دل میں خیال بھی آجائے کہ کچھ حق بیان کریں تو ان کی تجارت مدھم پڑتی ہے۔ اسلئے وہ جھوٹ کو اپنا رفیق خیال کرتے ہیں۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ۔ یعنی یہی لوگ ہیں جو خریدتے ہیں گمراہی کو بدلے ہدایت کے ویسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ فما اصبرھم علی النار۔ اُف کس قدر اُن کا آگ پر صبر ہے؛

کیا ضد ہے۔ عقبیٰ کی کچھ فکر نہیں۔ کیا یہ ہی دین کے لئے رہنما بننے کے قابل ہیں۔ کیا یہ ہی دین کے محافظ ہیں اور یہ ہی دین کے ستون ہیں جو خود گرنے کو تیار ہیں۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ جو ستون اپنا ہی بوجھ نہ اٹھا سکتے ہوں وہ چھت کا بوجھ کب اٹھا سکیں گے۔ جن کی اپنی حالت خستہ و خراب ہو اور دوسروں کا سہارا تکنے والے ہوں۔ کیا ایسے لوگوں سے اطمینان ہو سکتا ہے۔ اُف کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں دل تڑپتا ہے ان کی حالت کو دیکھکر قلم کی طاقت نہیں کہ ان کی حالت کا پورا نقشہ کھینچا جا سکے۔ جو جانوروں کیطرح اپنی زندگی گزار رہے ہوں وہ دین کے رہنما شمار ہوں اور پھر یہ ستم کہ خدا کے انعام کو بھی بند کرانا چاہتے ہیں افسوس جنکو خیر امت کہا جائے اُنکے یہ خیال کہ اب نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ سے خود ہی خدا کی نعمت کو بند کرانا چاہتے ہیں۔ جس اُمت میں نبی نہ آئے۔ اس اُمت کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اگر نبوت بند تھی کوئی رہنما آنیوالا نہ تھا تو پھر اخرجت للناس کے کیا معنی ہیں جبکہ اس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھی رکھنا منظور ہے اور اس مذہب کو مردہ رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا کوئی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے۔ خدارا غور کرو اور اس غفلت کے پردہ کو چاک کر دو تا تمہیں۔ اس کی تجلی اور اس کا نور نظر آئے کیا آنکھیں بند ہیں:

اُف جس مصلح کو بارش کی طرح الہام ہوئے ہوں اور ان میں سے بیشمار نشانات آنکھوں کے سامنے پورے ہوئے ہوں اور رات دن تازہ بتازہ نشان دیکھنے میں آئے ہوں۔ اسکے متعلق یہ گمان کہ نعوذ باللہ یہ مفتری ہے لوگو! خدا کے قہر سے ڈرو اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی کھول دو اور وقت کو پہچانو کہ مصلح کے آنیکی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ اور اب وقت کیا ہے تدبیر سے کام لو۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے:-

؎ آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیں دار کا۔

واقعی بالکل درست ہے۔ سورج نصف النہار پر پہنچ گیا مگر وہ ابھی تک آسمان کیطرف ہی تک رہے ہیں۔ انکی رات اتنی لمبی ہو گئی کہ وقت گزرنے پر بھی ختم نہوئی۔ کس درد سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شعر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا:-

؎ آفتاب صبح نکلا اب بھی سوتے ہیں یہ لوگ
دن سے ہیں بیزار اور راتوں سے وہ کرتے ہیں پیار
روشنی سے بغض اور ظلمت پہ وہ قربان ہیں
سر پہ ایک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند
مرتے ہیں بن آب وہ اور در پہ نہر خوشگوار
کیا قسم کھائی ہے یا کچھ پیچ قسمت میں پڑا

تو واقعی کیا گہری نیند ہے کہ سورج کی چمک سے بھی ان کی آنکھ نہ کھلی۔ کیا شنوائی بھی جاتی رہی جو اذان کی آواز سے بھی بیدار نہ ہوئے۔ اگر سب اعضاء جواب دے چکے تھے تو کاش ایک احساس ہی باقی رہا ہوتا تو اپنی حالت سے ہی کچھ عبرت حاصل کرتے اور قرآن پر تدبر کرتے تو انکو صاف معلوم ہو جاتا کہ دنیا میں مصلح کس وقت آیا کرتے ہیں۔ اور اب وقت کا تقاضا کیا ہے۔ قرآن تو دنیا میں موجود ہے مگر افسوس تدبر جاتا رہا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا۔ یعنی اٹھوائی گئی تورات لیکن نہ اٹھایا انہوں نے۔ یہ اشارہ کر کے مسلمانوں کو بتایا کہ تم قرآن کو اٹھائے ہوئے ہو گے لیکن جو کچھ اسکے اندر ہے اس کو نہ سمجھو گے۔ سو وہ آجکل کے مسلمانوں پر بالکل چسپاں ہو رہا ہے۔ قرآن شریف تو ہر گھر میں خیر و برکت کے لئے رکھا ہوا ضرور ملے گا۔ لیکن عمل سے گھر خالی ہو گا۔ ہاں اسکا ادب ضرور ہے۔ اور خوبصورتی میں یکتا ہو گا۔ نہایت اچھا ریشمی غلاف میں لپٹا ہوا طاق کی سجاوٹ کے لئے رکھا ہوا نظر آئیگا۔ استعمال صرف اتنا ہے کہ اگر کسی کا دل چاہا تو اس نے رسمی طور سے صبح اٹھکر طوطے کی طرح اس کی تلاوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرلی یا کسی کے مرنے پر بین سنانے کے کام آتا ہے ما ہوا دینے کے کام آتا ہے۔ یا جھوٹی سچی قسم کھانیکے کام آتا ہے۔ کاش تھوڑے تدبر کی عادت ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر ہی غور کرتے آپ نے فرمایا تھا کہ آخر زمانہ میں قرآن شریف ثریا پر چلا جائیگا۔ اور پھر مسیح اسکو دوبارہ اُتار کر لائیگا۔ تو یہ بالکل درست ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پر دنیا کا بالکل تدبر نہیں ہے۔ فرمایا تھا کہ قرآن تو ہوگا لیکن لفظ نہ ہونگے اس سے یہ مطلب نہیں کہ خالی کاغذ رہجائیگا اور لفظ نہ ہونگے اسکو کون مٹا سکتا ہے۔ جس کی حفاظت کرنیوالا وہ خود ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَاِنَّا لَہٗ لحافظون۔ اس کا نگہبان تو وہ خود ہے۔ مطلب اس سے یہ ہی تھا کہ قرآن پر عمل نہ رہیگا۔ تو دیکھلو قرآن پر عمل نہیں رہا اور مسیح موعودؑ نے آکر جو قرآن کے معارف کھولے ہیں وہ دنیا کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں ہاں اگر ایمان ہو اور انصاف ہو اور کچھ بصیرت باقی ہو تو صاف نظر آجائیگا کہ کونسی علامت ایسی ہے جو ابھی پوری نہ ہوئی ہو جس کے لئے کسی اور آنیوالے کا انتظار کیا جائے۔ ایسے وقت میں بھی کوئی نہ آیا ہوتا تو پھر اور کب آتا اور اس کے آنیکا کیا فائدہ ہوتا۔ خدارا کچھ ہوش کرو۔ اب بھی وقت ہے۔ کیوں اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ کیوں خدا کے قہر کو بھڑکاتے ہو۔ خدا کے غضب سے ڈرو۔ اپنی تباہی کے پیچھے نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم۔ یعنی خدائے تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ خود اپنی حالت بدلے۔ خدائے تعالیٰ کسی کو برباد نہیں کرتا۔ دنیا خود ہی اپنی تباہی کے پیچھے پڑی ہے۔ دوسری آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ یعنی انسان کے لئے وہ ہی ہے۔ جس کی وہ کوشش کرتا ہے تو خدارا ہوش کرو۔ اور آنکھیں کھولکر دیکھو کہ زمانہ کی ضرورت تم کو کیا بتاتی ہے۔ ایسا وقت خاموشی کا نہیں ہے۔ کب تک حق سے غافل رہوگے۔

تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات
دل کو پتھر بنا دیا ہیہات

خدائے تعالیٰ آپ کی حالت پر رحم کرے۔ اس کے بعد میں اپنی احمدی بہنوں کی طرف مخاطب ہوکر عرض کرتی ہوں کہ وہ اس نعمت کی جو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمکو عطاء کی ہے قدر کریں۔ اور اس امانت کو دیانتداری سے ادا کریں۔ بہنو! خدا کے نزدیک احمدی باعزت ہیں۔ اور نہ غیر احمدی خدا کے نزدیک وہی باعزت ہے جو متقی ہو۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی باعزت ہے جو متقی ہے۔ اسلئے وقت کی قدر کریں۔ اور اپنے فرائض سے جلدی سبکدوش ہونیکی کوشش کریں۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسکی رضا حاصل کرنے کی فکر کریں تا قبول کی جائیں۔

والسلام

(راقمہ خاکسارہ حسن زمانی بیگم۔ بلی ماران کوٹھی نواب لوہارو از دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا خدا کامل خدا ہے

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اسکو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں
قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوئی اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہوں کہ ہمارا کامل یقین ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اسکا بیٹا ہے۔ چنانچہ ہمارے مذہب اسلام کا خدا کامل خدا ہے۔ لہذا اور مذہب والوں نے جو خدا پیش کیا ہے۔ اس کی صفات ایسی بیان کی ہیں۔ کہ جس سے کامل خدا ثابت نہیں ہوتا۔ عیسائی مذہب والے تین خدا مانتے ہیں۔ اور ہندو مذہب والے ہزاروں خدا مانتے ہیں۔ غرض ہر مذہب والے کئی کئی خدا مانتے ہیں۔ مگر ہمارا پاک مذہب اسلام جو کہ سب مذہبوں سے افضل اور بہترین ہے۔ وہ ایک ہی خدا مانتا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو دین ہے وہ اسلام ہی ہے۔ عزیز بہنو! ہمکو چاہیئے کہ ہم اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کریں کہ جس سے وہ ہمارا پیارا خدا نئے رنگ میں نئی تجلی کے ساتھ ہم سے معاملہ کرے۔ چنانچہ انسان اپنی تبدیلی کے ساتھ خدا میں تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اگر انسان نیکی کی طرف بڑھے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ (سورۃ ق) ہم بہت نزدیک ہیں اس کی رگِ جان سے۔ تو پیاری بہنو یہ ہماری کمزوریاں اور سستیاں ہیں۔ جو ہم اس کی یاد سے غافل رہتے ہیں۔ اور اگر کریں بھی تو رسمی یا عادتاً۔ تو عزیز بہنو ہر ایک انسان کا کامل یقین ہونا چاہیئے۔ کہ جس طرح سے ہمارا پیارا خدا پہلے لوگوں سے کلام کرتا تھا۔ اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ یہ ہماری محض کمزوری اور بے توجہی کے نتیجے ہیں جو ہم اس سے محروم ہیں۔ ورنہ وہ تو بار بار اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے کہ میں مرد اور عورت جو بھی نیک عمل کرے۔ اور میری طرف دوڑے اس کو برابر اجر دیتا ہوں اور ثواب بڑا۔ تو میری محترم بہنو ہمارا پیارا خدا کیسا خدا ہے جو کہتا ہے کہ اگر بندے ایک گنا ثواب کا کام کریں تو میں دس گنا زیادہ ثواب دیتا ہوں۔ اور اگر کوئی برائی کرے تو اس کی اتنی ہی سزا دیتا ہوں۔ یہ ہم عاجزوں پر کس قدر مہربانی ہے کہ نیکی کی جزا تو کتنی بڑی ہے۔ اور برائی کی سزا اس کے موافق ہی دے گا۔ اور مذہب والوں کو یہ بات کہاں نصیب ہے۔ جو ہمارے پاک مذہب اسلام میں ہے۔ یہ ہماری بڑی خوش قسمتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام میں پیدا کیا اور دوسری نصیبہ کی سکندری یہ ہے کہ اس نے ہمکو احمدیت کا شرف بخشا مگر محترم بہنو صرف نام کے مسلمان اور صرف نام کے احمدی کہلانے سے کچھ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جبتک ہم اپنی پوری پوری ذمے داریوں اور فرائض کو پورا نہ کرتے رہیں۔ ہمارا پیارا خدا بھی ہم سے جب ہی راضی ہوگا جبکہ ہم اسکے فرمانے کے بموجب کام کریں گے۔ لازم ہے کہ ہم خواب غفلت سے بالکل بیدار ہو جائیں اور سستیوں اور کاہلیوں کو ترک کر کے اپنے پیارے خدا کے راضی کرنیکی فکر میں لگ جائیں۔ کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں آخر چھوڑنی ہوگی کیا پیاری بہنو ہمکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی عورتوں سے سبق حاصل نہیں ہوتا؟ والسلام

(خاکسارہ لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں)

رپورٹ سہ ماہی لجنہ اماء اللہ دہلی

خدا کے فضل وکرم سے لجنہ دن بدن ترقی کر رہی ہے پریذیڈنٹ صاحبہ و دیگر ممبرات وغیرہ خاص دلی محبت اور جوش کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ چونکہ ہماری سیکرٹری صاحبہ اکثر علیل رہتی ہیں۔ اس لئے اس خاکسارہ مبارکہ سلطان بنت ذوالفقار حسین صاحب مرحوم کو نائب سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ ہماری لجنہ کے اجلاس باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ دیگر دہلی میں جو مخالفین کی طرف سے انجمن سیف الاسلام قائم ہوئی ہے اس کے ٹریکٹ باقاعدہ شائع ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ٹریکٹوں کے جواب کے لئے ہماری لجنہ کیطرف سے ایک رسالہ حجت الاسلام شائع ہوا ہے۔ اور ان کے ۱۲ نمبر تک جواب انشاء اللہ اس دفعہ شائع ہوگا۔ اور ہماری لجنہ کیطرف سے لائبریری کا انتظام بھی کیا گیا ہے؀

اجلاس اوّل

۱۳ رمئی کو اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب (فنانشل سکرٹری صاحبہ) کے مکان پر ۳ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد مضمون کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے پریذیڈنٹ صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے احسانات پر مضمون سنایا۔ جو نہایت پر جوش اور دل پر گہرا اثر ڈالنے والا تھا۔ پھر سکرٹری صاحبہ نے مضمون سنایا جس کی سرخی رہبر اعظم تھی۔ انہوں نے بھی نہایت پرجوش اور عمدگی سے سنایا۔ پھر اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے بچوں کی تربیت پر مضمون سنایا۔ پھر فنانشل سیکرٹری صاحبہ نے رسول کریم ؐ کے اُسوۂ حسنہ پر تقریر کی جو نہایت پرجوش تھی۔ آپ نے رسول کریم ؐ کے بچپن کے زمانے سے جوانی تک کے حالات خوب واضح طور پر بیان کئے۔ اس کے بعد کچھ دیر نظموں کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر صاحب خانہ (فنانشل سیکرٹری صاحبہ) نے مٹھائی وغیرہ تقسیم کی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا؀

دوسرا اجلاس

۱۷ رجون اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر جلال الدین صاحب کے مکان پر صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عائشہ سلطانہ بیگم نے نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ سنائی پھر کچھ دیر نظموں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد کشتی نوح کا درس اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب نے دیا۔ پھر ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے مضمون سنایا جس کی سرخی تھی کہ احمدیت کیا چاہتی ہے۔ پھر ہماری سیکرٹری صاحبہ نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ نبی کا آنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ آپ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے دلائل پیش کئے جو نہائیت پرجوش تھے۔ پھر نجمہ ریحانہ خانم نے مضمون سنایا انسانوں اور قوموں کی فلاح کا زبردست راز نہائیت پرجوش الفاظ میں بتایا۔ دعا ہوئی۔ یہ جلسہ نہائیت شاندار تھا۔ پچاس کے قریب بہنیں جمع تھیں۔ اسمیں غیر احمدی بہنوں نے بھی اچھا اثر لیا۔ پھر ہماری لجنہ کا چندہ اور دہلی میں جو مسجد بنانیوالی ہے اسکا بھی چندہ جمع ہوا اور ایک احمدی غریب بہن کے لئے۔ پھر صاحب خانہ نے ناشتہ دیا۔ اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

تیسرا اجلاس ۱۵ر جولائی کو بابو اعجاز حسین صاحب کے مکان پر صبح ۸ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد نجمہ ریحانہ خانم نے مضمون سنایا اور حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کی خصوصیت بیان کی جو نہائیت پُردرد اور پرجوش تھی۔ اسکے بعد اس خاکسارہ نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ پھر سکرٹری صاحبہ نے سورۃ اعراف کی تشریح خوب واضح طور پر بیان کی۔ پھر اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ زنا سے بچنے کی تعلیم ہمکو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے خوب اچھی طرح اور پُردرد مضمون سنایا۔ اس کے بعد ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے دنیا میں مسیح موعودؑ کے آنے کی ضرورت خوب واضح طور پر بیان کی اور درس شہادت القرآن ہماری جائنٹ سیکرٹری صاحبہ نے دیا۔ اور ام کلثوم نے محبت الٰہی پر مضمون سنایا۔ یہ جلسہ نہائیت شاندار تھا۔ پھر چائے کی دعوت کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

وَالسّلام

راقمہ خاکسارہ مبارکہ سلطان

(نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

شذرات

اس وقت یورپ میں اس امر کے متعلق قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ کہ آیا ہٹلر کثرت ازدواج کی اجازت دیگا؟ اس کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ اول تو یہ کہ اُسے آئندہ جنگ کے لئے زیادہ مردوں کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی عورتیں جنہیں ملازمت سے برطرف کر کے گھریلو زندگی بسر کرنیکا حکم دیا گیا تھا۔ ابھی تک اپنے خاوند تلاش کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ ایک ضلع کی جہاں کہ تقریباً سب مردوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ عورتوں نے اس امر کے متعلق سوال کیا ہے۔ کہ اب ہٹلر کے پاس اس کا سوائے اس کے کیا جواب ہے۔ کہ کثرت ازدواج کی اجازت دی جائے۔

لاس اینگلیس کے ڈاکٹر ڈی۔ پی۔ ولسن کا بیان ہے کہ کالجوں اور سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیاں بدترین بیویاں بنتی ہیں۔ ویسٹرن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ "دیگر تمام طبقوں کی بیویاں اتنی پریشانی کا موجب نہیں ہوتیں۔ جتنی کہ کالج میں پڑھنے والی ایک عورت شادی کے بعد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور بات قابل فکر ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنی بیوی کو یوں ہی سر پر نہ چڑھائیں۔ بلکہ اُسے ایک عام عورت خیال کریں"۔

ایک امریکن عورت کے خیالات "گورنمنٹ ایک قانون بنائے۔ جس میں منجملہ دیگر دفعات کے مندرجہ ذیل کو خاص

اہمیت دی جائے:۔

(۱) شادی کیوقت جو لائسنس دیا جائیگا۔ اسکی رو سے میاں بیوی کو صرف یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ اکٹھے رہ سکیں انہیں بچے پیدا کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا؛

(۲) پرمٹ حاصل کئے بغیر کسی مرد کو باپ بننے اور کسی عورت کو ماں بننے کا کوئی قانونی حق حاصل نہ ہوگا؛

(۳) سرکاری حکام کو درخواست کرنے پر پرمٹ دیا جائیگا۔ بشرطیکہ خاوند اور بیوی کی مالی حالت اتنی اچھی ہو۔ کہ وہ پیدا ہونیوالے بچے کی اچھی طرح پرورش کر سکیں؛

(۴) ایک بچے کی پیدائش کے بعد نیا پرمٹ لینے کی ضرورت ہوگی"۔ اگرچہ یہ سکیم نہایت ہی انقلاب انگیز معلوم ہوتی ہے۔ مگر مسز سانگر کی رائے ہے کہ اسے بخوبی عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے؛

لنڈن ۲۳ جولائی۔ رموی ویز ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا۔ مگر اپنی بیوی پر حکومت کرتا تھا۔ کیونکہ وہ قد میں اس سے بھی چھوٹی تھی۔ مگر جب ایک بچہ کی پیدائش کے بعد بیوی موٹی تازی اور لمبی ہونے لگی۔ تو خاوند کو لینے کے دینے پڑ گئے درحقیقت بیوی اپنے خاوند سے قد میں ۴ انچ لمبی ہوگئی اسپر اس نے خاوند پر حکم چلانا شروع کر دیا۔ وہ اس کے چھوٹے قد کے لئے اس کا مذاق اڑایا کرتی تھی۔ اس لئے خاوند نے تنگ آکر طلاق کی درخواست دیدی ہے؛

لنڈن ۱۹ جولائی۔ حال ہی میں نائنہ لنڈن ہسپتال میں ایک لڑکی کی دم جو ۲ انچ لمبی تھی کاٹی گئی ہے۔ دم والا بچہ پیدا ہونے کا یہ پہلا ہی کیس نہیں ہے۔ برطانیہ میں ہر سال تقریباً تین بچے دموں والے پیدا ہوتے ہیں۔ دُم دار بچوں کی پیدائش کے علاوہ برطانیہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی چھ انگلیوں والے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں بنڈ پڑا ہے۔ جس میں ۱۷ اشخاص ایسے ہیں۔ جن کی یا تو ہاتھوں کی یا پاؤں کی انگلیاں چھ چھ ہیں۔ اور اوسطاً...... ۸۰ بچوں کی پیدائش کے پیچھے ایک بچہ چھ انگلیوں والا پیدا ہوتا ہے؛

لنڈن ۲۲ جولائی۔ ایک ڈاکٹر "برٹش میڈیکل جرنل" میں لکھتے ہیں:۔

لنڈن کے اہل و عیال میں ۶ کروڑ پونڈ ہر سال خوبصورتی لانیوالی چیزوں پر خرچ ہوتے ہیں۔ اس رقم کا بہت سا حصہ موٹے پن کو دور کرنے پر صرف ہوتا ہے۔ اس ڈاکٹر نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ موٹاپن دور کرنے پر جو کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اسے تھوڑی سی کفایت کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہر قسم کا موٹاپن خوراک کے ذریعے دُور کیا جا سکتا ہے؛

گودی وادا۔ ۳۔ اگست۔ کل رات ایک متمول خاندان کے ممبر چھکڑے میں سوار ہو کر ایک ڈرامہ دیکھنے جا رہے تھے کہ چھکڑے کا ایک بیل ڈر گیا۔ اور چھکڑے کو گھسیٹتا ہوا نہر میں لے گیا۔ جو خوب بھری ہوئی تھی۔ تمام سوار پانی میں گر پڑے اور تو سب کو بچا لیا گیا مگر ایک عورت ڈوب گئی۔ ساتھ ہی اسکے تین ہزار روپے کے زیورات بھی ڈوب گئے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکیوں کی تعلیم

سنین زیر تبصرہ میں جملہ تعلیمی اداروں میں زیر تربیت لڑکیوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کا فیصدی تناسب پنجاب میں ۶۵۔ مدراس میں ۳۸۔ صوبجات متحدہ میں ۳۱ فیصدی ہے سنہ ۲۸-۱۹۲۷ء میں جو لڑکیاں پہلی جماعت میں تھیں ان میں ۱۵ فیصدی سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں پانچویں جماعت تک پہنچ گئیں۔ پنجاب میں پانچویں جماعت ابتدائی تعلیم کی آخری منزل ہے۔ اس جماعت میں طالبات کی تعداد میں جو ایزادی ۱۹۲۷ء کے بالمقابل سنہ ۱۹۳۲ء میں ہوئی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

بنگال میں	۱۹۵	فی صدی
پنجاب میں	۱۱۳	فی صدی
مدراس میں	۱۰۶	فی صدی
بمبئی میں	۵۹	فی صدی
صوبجات متحدہ میں	۳۰	فی صدی

لڑکیوں کے ہائی سکولوں میں پنجاب میں ۸۶۰۰۔ بنگال میں ۶۲۰۰۔ بمبئی میں ۴۸۰۰۔ مدراس میں ۴۴۰۰۔ اور متحدہ صوبجات میں ۲۱۰۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ لڑکیوں کے مڈل سکولوں میں طالبات کی تعداد صوبجات متحدہ میں بقدر ۱۱۹۳۷۔ پنجاب میں بقدر ۱۱۲۹۷۔ مدراس میں بقدر ۷۵۳۔ بمبئی میں بقدر ۲۷۸۔ اور بنگال میں بقدر ۵۳۴ بڑھ گئی۔

طالبات کی مجموعی تعداد

پانسالہ مختتمہ ۱۹۳۲ء میں طالبات کی تعداد بقدر ۱۱۵۰۰۰ بڑھ گئی۔ اور اس سال مختتمہ ۱۹۳۲ء کے دوران میں بقدر ۹۴۸۰۰ صوبجات متحدہ میں ان دس برسوں کے اندر مجموعی اضافہ ۵ لاکھ۔ بمبئی میں ۴ لاکھ۔ بہار و اڑیسہ میں پونے تین لاکھ۔

وصیتیں

۱۴۴۴ مساۃ رحیماں بی بی زوجہ نتھو خان صاحب احمدی۔ قوم راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۲ء ساکن کاٹھ گڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۵/۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

البتہ اسوقت مبلغ آٹھ روپیہ ماہوار پنشن کے ہیں۔ اور میرا گذارہ بھی اس پنشن پر ہے۔ اسلئے میں اس کے ۱/۸ سے ایک روپیہ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جس کے متعلق میں اور میرے ورثاء پر ذمہ داری عائد ہوگی۔ اسلئے میں یہ چند سطریں وصیت لکھ دیتی ہوں جو سند رہے فقط

العبد: مساۃ رحیماں بی بی موصیہ مذکورہ صدر نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان دار الامان۔

گواہ شد:۔ عبد المنان امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ احمد علی خان محاسب انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ۔ بقلم خود۔

۱۵۶۱ خدیجہ بی بی زوجہ محمد عبد القادر صاحب قوم شیخ عمر ۳۰ سال پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۰ء ساکن دیورگ ڈاکخانہ خاص رائچور علاقہ نظام۔ میرے ہاں سر دست کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرا مہر مبلغ ماعہ سکہ عثمانیہ ہے۔ مبلغ مذکور بابت مہر میرے شوہر نے آج بتاریخ ۹ محرم ۱۳۵۳ھ گواہ مندرجہ ذیل کے روبرو نقد ادا کر دیئے ہیں۔ اور کوئی بقایا میرے شوہر کے ذمہ مہر کی بابت نہیں ہے مبلغ مذکور

کی بابت ۱/۳ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی
ہوں۔ اور اسی وقت نقد داخل کرتی ہوں۔ مبلغ مذکور کا ۱/۳ حصہ
۱۰۰ سکہ عثمانیہ ہوتے ہیں۔ جسکے علاوہ موجودہ نرخ سے ۸۵/۱۳
روپیہ ہوتے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ثابت
ہو۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ جائیداد کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔
میرے ورثاء کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا۔ فقط دستخط خدیجہ بی
موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد عبد القادر شوہر موصیہ
ضلع رائچور۔ گواہ شد:- محمد عبد الرحیم جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ
ضلع رائچور۔ گواہ شد:- محمد عبد الرحیم نگینہ سوداگر؛

۴۱۵۷ منکہ زاہدہ بانو زوجہ محمد عبد الرحیم صیغہ دار قوم شیخ
پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن رائچور
ڈاکخانہ خاص ضلع رائچور علاقہ نظام بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ
آج مورخہ ۲۵ر محرم ۱۳۵۳ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-
میرے پاس سرِدست مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔
مہر مبلغ چار صد روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ مہر منجملہ چار صد میں سے
مبلغ مالیعہ روپیہ وصول ہو چکے ہیں۔ میں اپنی ملکیت مذکور الصدر
میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔
میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا ترک ثابت ہو۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ
جائیداد کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء
کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا۔ فقط گواہ شد:- محمد عبد السبحان مدرس
العبد:- زاہدہ بانو بیگم۔ گواہ شد:- محمد عبد الرحیم شوہر موصیہ
گواہ شد:- محمد یوسف احمدی سیکرٹری بیت المال و تبلیغ رائچور

۳۶۹۵ آمنہ بی بی زوجہ مستری فیروز الدین قوم لوہار پیشہ مستری
عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لودی ننگل حال عارضی قادیان
ڈاکخانہ خاص تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری۔ میری جائیداد اسوقت
زیور قیمتی تین سو روپیہ ہے۔ جو بعوض مہر ملا ہوا ہے۔ اس کے
۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں
جو کہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ اور میرے مرنیکے
بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ادا کرنے میں عذر نہ ہوگا؛
العبد:- مسماۃ آمنہ بی بی زوجہ مستری فیروز الدین نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:- احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا محلہ ارائیاں قادیان بقلم خود
گواہ شد:- مستری فیروز الدین خاوند موصیہ دستخط بحروف اردو؛

۴۰۸۷ منکہ مہتاب بی بی بنت غلام حسین قوم کھوکھر عمر
۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ آراضی
یعقوب ڈاکخانہ خاص تحصیل خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و
حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳۴ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-
کہ میری جائیداد اسوقت زیور چالیس روپے اور حق مہر
بتیس ۳۲ روپے ہے۔ اور تیس روپے نقد ہیں۔ میں بقائمی ہوش و
حواس وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میں مسمی مہتاب بی بی بنت غلام حسین
ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب بیگ اس جائیداد مذکورہ
کا دسواں حصہ یعنی دس روپیہ چار آنے بقید حیات نقد ایک ماہ
تک ... ادا کرنیکا وعدہ کرتی ہوں۔ باقی اپنی آمد کا دسواں حصہ
جو کہ مہینہ میں کماؤں گی۔ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی؛
العبد:- مہتاب بی بی بنت غلام حسین ساکن شہر سیالکوٹ
محلہ اراضی یعقوب۔ گواہ شد:- محمد الدین شہر سیالکوٹ۔ محلہ
اراضی یعقوب۔ گواہ شد:- علی احمد بقلم خود موضع گھنا نوالی ضلع
سیالکوٹ۔ گواہ شد:- علی محمد موضع لگھانوالی ضلع سیالکوٹ؛

۱۶۶۱ منکہ آمنہ بی بی زوجہ میاں غلام محمد قوم کشمیری عمر ۲۴
سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان مغلاں تحصیل بٹالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ ۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۳ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصّہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور مہر کی رقم پانصد روپیہ ۵۰۰/-

العبد:۔ آمنہ بیگم زوجہ میاں غلام محمد ہیڈ ماسٹر قادیان بقلم خود۔

گواہ شد:۔ دستخط میاں غلام محمد خاوند موصیہ بقلم خود ۲۲ ۵/۳۴۔

گواہ شد:۔ قمر الدین مولوی فاضل اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری قادیان۔ بقلم خود۔ ضلع گورداسپور ۲۲ ۵/۳۴ ؛

۴۰۰۵ مسماۃ زینب بی بی بنت احمد الدین قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اسوقت چار مرلہ زمین سفید محلہ کمہاراں میں ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ۳۵ روپیہ فی مرلہ ہے اور ایک بھینس قیمتی چالیس روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۳ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کیوقت اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو جائے۔ تو اسکے متعلق بھی میری ۱/۳ حصّہ کی وصیت ہے۔ جسکی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور موجودہ جائداد کا حصہ انشاء اللہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ فقط گواہ شد:۔ ماسٹر ماموں خان پنشنر۔

العبد:۔ زینب بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر والد موصیہ سیکرٹری [illegible] قادیان

رپورٹ لجنہ حیدرآباد دکن

بافضال الٰہی لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ بتقریب میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۲ جولائی ۱۹۳۴ء بمقام احمدیہ جوبلی بلڈنگ نیا پل منایا گیا۔

ممبرات لجنہ کے سوا بلدہ و سکندرآباد کی مختلف غیر احمدی طبقات کی معزز بیگمات شریک محفل تھیں۔

جلسہ کی کارروائی ۵ بجے سے ۸ بجے تک ہوتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل و احسانات پر چودہ بیگمات نے دلچسپ تقریریں اور نعتیہ نظمیں سنائیں۔

حاضرات مجلس میں قابل ذکر معزز بیگمات سے محل نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ۔ و معزز فیملی خان بہادر احمد علاء الدین صاحب و محل جناب وارث خانصاحب معہ فاضل و قابل صاحبزادیاں وغیرہ تھیں۔ سکرٹری لجنہ نے لجنہ کی کارگذاری کے ضمن میں یہ بتلایا کہ لجنہ کا یہ قدیمی اصول ہے کہ وہ ماہواری چندہ جمع کرکے صد ہا روپیہ مرکز کو روانہ کرتی ہے۔ اور وہاں سے امریکہ و یورپ وغیرہ میں اشاعت اسلام پر ہمارا جمع شدہ روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کئی لیڈیئیں مشرف باسلام ہوکر ہمارے سردار دو عالم پر درود شریف بھیجنے لگ گئی ہیں۔ دو تین سال میں ہماری انجمن کے ۲۵ و ۲۶ ماہواری و غیر معمولی جلسے ہوئے۔ اور ایک ہزار نیانوے روپیہ مرکز کو روانہ کیا گیا آخر میں یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ مجلس میلاد النبیؐ کے منانے کی غرض یہی ہونی چاہیئے۔ کہ اس پاک رحمۃ للعالمین کی رحمتیں اور برکتیں ان محروم قوموں تک پہنچائی جائیں کہ جن کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے دعا پر جلسہ برخاست کیا ؛

جلسہ باوجود کثرت بارش کے بہت کامیاب رہا۔ جس سے متاثر ہوکر اکثر غیر احمدی بیگمات نے مبارکبادیں دیں ؛

(اہلیہ بشارت احمدؐ صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن)

روئیداد جلسہ ماہواری لجنہ اماء اللہ پشاور

پانچ اگست ۸ بجے صبح زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ مکان انجمن احمدیہ پشاور میں لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مجیدہ اختر صاحبہ نے اعلان پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے تقرر کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ اور تمام بہنوں نے منظور فرمایا اُسکے بعد پریذیڈنٹ قانتہ بیگم صاحبہ نے قرآن مجید کی بامعنی تلاوت فرمائی۔ بعد میں مجیدہ اختر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ان کے بعد محبوب سلطانہ نے "رسول کریمؐ کے احسانات" پر مضمون سنایا۔ اُن کے بعد مجیدہ اختر صاحبہ نے مضمون "اسلام اور دیگر مذاہب" نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھکر سنایا۔ خاکسارہ نے کتاب فرائض مستورات میں سے ایک حصہ پڑھکر سنایا۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے مضمون پیغام حق پڑھا۔ اور سابقہ پریذیڈنٹ صاحبہ کے جانے پر افسوس اور اُن کے لجنہ قائم کرنیکا شکریہ ادا کر کے اُن کے صاحبزادہ صاحب کی ترقی پر واپس پشاور تبدیلی ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا ؛

(خاکسارہ عاجزہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

قِرانُ السَّعدین

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمدؐ صاحب بی۔ اے مولوی فاضل ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریب شادی پر ۴ر اگست حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؐ صاحب اور صاحبزادہ مرزا مسعود احمدؐ صاحب۔ مولانا سید محمدؐ سرور شاہ صاحب نیز حضرت اُمّ المومنین۔ محترمہ اُمِّ ناصر حرم اوّل بذریعہ ریل مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ سیکنڈ کلاس آمد و رفت کے لئے ریزرو تھی۔ دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی بذریعہ موٹر تشریف لے گئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶ر اگست حضور ۱۱ بجے بذریعہ موٹر واپس رونق افروز دار الامان ہوئے۔ اور دوسرے اصحاب ۲ بجے ریل گاڑی کے ذریعے پہنچے ؛

جماعت احمدیہ قادیان کے رجال و نساء نے ایک پر خلوص استقبال کیا۔ رستہ رنگین جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ اور ابیات دعائیہ و نعرہ ہائے تکبیر سے فضاءِ قادیان گونج اٹھی ؛

۸ر اگست شام کو کثیر التعداد اصحاب قادیان و گرد و نواح نے پرتکلف و شاندار دعوت ولیمہ میں شامل ہونے کا فخر حاصل کیا۔ جس کا سلسلہ ۱۰ر اگست نماز جمعہ تک ممتد رہا۔ خواتین کو بھی دعوت دی گئی ؛

اللہ تعالیٰ اس قِران السعدین کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کل عالم کے لئے بابرکت فرمائے ؛ آمین ثم آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰
(اخبار مصباح۔ قادیان۔ دار الامان۔ ضلع گورداسپور پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول:۔

(خاکسارہ اُمِّ حبیبہ بیگم بنت حکیم سیّد نیاز احمدؐ شاد صاحب احمدی۔ محلہ قاسم پورہ ریلوے روڈ گجرات)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔